رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | جمعرات ۸ شوال ۱۴۰۲ھ | ۲۹ وفا ۱۳۶۱ ہش | ۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۶۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۸ وفا جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام خصوصی التزام اور توجہ کے ساتھ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ مسجد سپین کے افتتاح کے بابرکت سفر پر روانہ ہو گئے

اہلِ ربوہ کی ایک کثیر تعداد نے اپنے محبوب آقا کو الوداع کہنے کی سعادت حاصل کی

لاہور روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہلِ قافلہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ میں دعا فرمائی

ربوہ: ۲۸ وفا جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح پانچ بجے یورپی ممالک کے دینی و تربیتی دورے پر روانہ ہو گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے روانگی سے پہلے احباب کی ایک کثیر تعداد کے ہمراہ دعا کرائی، جو حضور کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اس تاریخی دورے میں جو خلافت رابعہ کا پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ سپین میں قریباً ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے ۱۹۸۰ء کے دورۂ مغرب کے دوران رکھا تھا۔

حضور کے ہمراہ جانیوالوں میں حضور کی حرم محترم حضرت آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضور کی دو بچیوں کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بطور پرائیویٹ سیکرٹری، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بطور نمائندہ انصار اللہ، محترم مسعود احمد دہلوی صاحب ایڈیٹر الفضل، محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بطور نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم ناصر احمد صاحب بہادر شیر باڈی گارڈ شامل ہیں۔ جبکہ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب اپنے خرچ پر اس دورے کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ ہوں گے۔ حضور اپنے اس دورے کے دوران ہالینڈ، برطانیہ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی اور سپین کے ممالک کا دورہ فرمائیں گے حضور کا یہ دورہ قریباً دو ماہ پر محیط ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقت مقررہ کے مطابق ٹھیک پانچ بجے قصرِ خلافت سے باہر تشریف لائے۔ اور احباب کرام کے ہمراہ ہاتھ اٹھا کر پُرسوز عاجزانہ دعا فرمائی۔ بعد ازاں حضور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور سارا قافلہ بہشتی مقبرہ گیا۔ یہاں پر حضور نے پہلے احاطہ بہشتی مقبرہ کے اندر دعا کی اور اس کے بعد احاطہ سے باہر آ کر اپنے ماموں حضرت سید حبیب اللہ شاہ صاحب، حضرت سید ڈاکٹر محمود اللہ شاہ صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور قطعہ صحابہ کے مزاروں پر دعا کی۔ اس کے بعد حضور احباب کرام کے سلام کا جواب دیتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ قافلہ ربوہ سے لاہور جائے گا جہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانگی ہوگی اور اس کے بعد کراچی سے حضور بیرونِ ملک روانہ ہو جائینگے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے محبوب آقا کا یہ پہلا غیر معمولی سفر محض اپنے فضل اور اپنی تائیدات سے کامیاب و کامران کرے اور ہر لمحہ اپنی تائیدات سے نوازے اور اپنے فضلوں سے معمور رکھے۔ آمین۔

امیرِ مقامی کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ یورپ پر روانگی کے پیش نظر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کو اپنی عدم موجودگی کے دوران ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے احباب کرام مطلع رہیں۔

• برادرم مکرم مبشر احمد صاحب ایاز متعلم جامعہ احمدیہ سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ چند دن ٹائیفائڈ سے شدید بیمار رہے۔ کچھ روز میو ہسپتال لاہور کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل بھی رہنا پڑا۔ گو اب بیماری میں افاقہ ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔

خاکسار احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ اس مخلص، خادم دین اور واقفِ زندگی بھائی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دردِ دل سے دعا کریں۔

(سلطان احمد مبشر سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

• والد محترم سردار مصباح الدین صاحب کی طبیعت علیل چلی آ رہی ہے کمزوری بہت بڑھ چکی ہے سب احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (سردار عبدالقادر مصباح منزل چنیوٹ)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے پروگرام میں انقلابی تبدیلیوں کی ہدایت

احمدی عورتوں اور بچیوں میں ایک عظیم بیداری اور نیا عزم اور ولولہ پیدا ہو رہا ہے

کلاس میں مردوں کی نسبت عورتوں کی زیادہ تعداد پر حضور کا اظہارِ خوشنودی

سترہویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے افتتاحی اجلاس سے سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پُرمعارف خطاب

ربوہ: ۲۷ وفا جولائی۔ سترھویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس آج شام چھ بجے یہاں مسجد مبارک میں شروع ہو گئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اس کلاس کے نظام میں ہر تین چار سال کے بعد تبدیلیاں لائی جاتی رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی صفت کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (الرحمٰن ۳۰) کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کے نئے نئے فضلوں کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ حضور نے اس ضمن میں نصاب کو مختصر کرنے اور بعض آیاتِ قرآنی کا ترجمہ و تشریح سکھانے کی ہدایت جاری فرمائی۔

موجودہ تعلیم القرآن کلاس کے افتتاحی اجلاس میں ۴۵۱ طلباء اور ۱۰۷۵ طالبات سمیت کل ۱۵۲۶ طلباء و طالبات حاضر تھے

حضور ایدہ اللہ پورے چھ بجے تشریف لائے۔ تقریب کا باضابطہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ اظہار احمد صاحب شاہد نے کی۔ اس کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا کلام

جمالِ حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایڈیشنل

باقی صفحہ ۸ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ شوال ۱۴۰۲ھ

۲۹ وفا ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق و باطل کی آویزش اور اس کا ایک خاص پہلو

حق اور باطل کی باہمی آویزش ابتدا ہی سے چلی آرہی ہے۔ اس آویزش کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ جو لوگ باطل پر ہوتے ہیں وہ یہ کبھی تسلیم نہیں کرتے کہ ہم باطل پر ہیں اور باطل کی حمایت کو ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم حق پر قائم ہیں اور یہ کہ ہم حق کی حمایت کر رہے ہیں۔ اہل حق تو ہوتے ہی حق پر ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ اہل باطل بھی اپنے اپنے آپ کو حق پر سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے دونوں کے درمیان ایک نہ ختم ہونے والی آویزش از خود پیدا ہو جاتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حق اور باطل کے درمیان مابہ الامتیاز کیا ہے؟ یہ کیونکر معلوم ہو کہ حق پر کون قائم ہے اور کس نے باطل کو حق سمجھ کر اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ دونوں گروہوں کے اعمال از خود اس امر کو آشکار کر رہے ہوتے ہیں کہ حق پر کون ہے اور کون باطل کو حق پر سمجھ کر اس سے چمٹا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اہل حق کے تعلق میں اس مابہ الامتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۷۸)

ترجمہ:۔ تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے۔ لیکن نیک وہ شخص ہے جو اللہ روز آخرت، ملائکہ (الٰہی) کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور (جس نے) اس (یعنی اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور سوالیوں نیز غلاموں (کی آزادی) کے لئے دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا۔ اور اپنے عہد کو جب بھی کوئی عہد کر لیں پورا کرنے والے اور (خاص کر) تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے اصل نیک ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق پر ہونے کے لئے صرف زبانی دعوے یا اقرار کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ اس کے لئے نیک اعمال بجا لانے کو ضروری ٹھہرایا ہے۔ اور یہی وہ معیار ہے جس سے کسی کے حق پر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ ان سب نیک اعمال میں سے ایک اہم اور بنیادی عمل سچ بولنا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا (یعنی یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں) سے ثابت ہے۔

برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے اہل باطل کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ جہاں وہ بداعمالیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے نیک اعمال نہیں بجا لاتے وہاں وہ پرلے درجہ کے جھوٹے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ (النحل آیت ۱۰۶)

ترجمہ:۔ جھوٹ وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے (اور نہ ان کے مطابق نیک اعمال بجا لاتے ہیں) اور یہی لوگ پکے جھوٹے ہوتے ہیں)

ان آیات سے صاف عیاں ہے کہ حق اور باطل میں ایک مابہ الامتیاز یہ ہے کہ حق کو دل سے قبول کرنے والے دیگر نیک اعمال کی بجا آوری کے علاوہ سچ کے بڑے پابند ہوتے ہیں۔ جھوٹ کی نجاست پر وہ کبھی منہ نہیں مارتے۔ برخلاف اس کے جو باطل کو حق سمجھ کر اس سے چمٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ نیک اعمال بجا نہیں لاتے بلکہ طرح طرح کی برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں اور کذب بیانی اور افترا پردازی کی وجہ سے وہ صرف اور صرف جھوٹ پر جی رہے ہوتے ہیں۔

پھر وہ یہ تمام کذب بیانیاں، افترا پردازیاں اور بہتان طرازیاں جن میں وہ بڑے مشاق ہوتے ہیں اہل حق کے خلاف ہی کرتے ہیں۔ دلائل ان کے پاس نہیں ہوتے جن سے وہ باطل کا جس سے وہ چمٹے ہوئے ہوتے ہیں دفاع کر سکیں۔ تائیدی نشانات وہ دکھا نہیں سکتے۔ جس سے وہ اپنا حق پر ہونا ثابت کر سکیں۔ نشانات کا ظاہر کرنا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہوتا ہے اور وہ حق کی تائید میں مسلسل نشان ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ اہل باطل کے ہاتھ لئے کچھ نہیں ہوتا۔ لے دے کے ان کا ایک ہی سہارا ہوتا ہے اور وہ ہے کذب بیانی افترا پردازی اور بہتان طرازی، وہ آئے دن اہل حق کے خلاف نئے سے نیا جھوٹ گھڑ کے اور بہتان طرازی سے کام لے کر اس کی خوب اشاعت کرتے ہیں اور لوگوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اپنی نادانی سے وہ سمجھتے یہ ہیں کہ اس طرح وہ حق کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ ان کی بہت بڑی بھول ہوتی ہے۔ اس لئے کہ کاغذ کی ناؤ زیادہ دیر نہیں چلا کرتی اس کا غرق ہونا یقینی ہوتا ہے۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے وہ کبھی قائم نہیں رہتا۔ اس کا پردہ ہمیشہ چاک ہو کر رہتا ہے۔ برخلاف اس کے حق، حق ہوتا ہے وہ بالآخر غالب آکر رہتا ہے اگر جھوٹ غالب آسکتا تو دنیا میں اندھیر مچ جاتا۔ جھوٹے دروغگو اور باطل پرست وقتی طور پر تو اندھیر مچانے میں بظاہر کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن ان کی کذب بیانی اور دروغگوئی بالآخر خود ان کو لے ڈوبتی ہے۔ خدا تعالیٰ جو جھوٹوں کا دشمن اور سچوں کا دوست اور حمایتی ہے جھوٹوں کو ناکام و نامراد کر کے ان کی روسیاہی دنیا پر آشکار کر دیتا ہے اور حق کو غلبہ عطا کر کے اہل حق کو سرخرو کر دکھاتا ہے۔

بعض اخبارات اور رسائل نے ان دنوں جماعت احمدیہ کے خلاف افترا پردازیوں کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ان کا یہ جھوٹ ہی انہیں لے ڈوبے گا۔ خدا تعالیٰ جھوٹوں اور سچوں میں فرق ظاہر کر دے گا کہ اس کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ جھوٹوں کے جھوٹ کو اور سچوں کے سچ کو آشکار کر کے رہتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

(العنکبوت آیات ۴، ۵)

ترجمہ:۔ حالانکہ جو (لوگ) ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کو (بھی) ہم نے آزمایا تھا۔ (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔ کیا جو لوگ بدیاں کرتے (اور جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں) وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہماری سزا سے بچ جائیں گے۔ ان کا فیصلہ بہت برا ہے۔

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے ماہانہ مطالعہ کے لئے ماہ جولائی اور اگست میں حضرت اقدس کی کتاب "چشمۂ معرفت" مقرر ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ خدام سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور مہینہ کے آخر میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کریں۔

(نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا دردناک پیغام اور پاکستانی پریس

فلسطینی مسلمانوں سے متعلق

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ

حبیب خدا، سرور انبیاء، حضرت خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح رب العالمین کے مظہر اتم ہونے کے باعث خدائے عزوجل کے بے مثال عاشق تھے اسی طرح بنی نوع انسان کی ہمدردی اور غمخواری میں بھی آپؐ کا کوئی نظیر نہیں اور کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان آپؐ نے حقوق اللہ کی طرح حقوق العباد کا بھی حق ادا کر دیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

یعنی وہ مہربانیاں اور شفقتیں جو مخلوق نے آنحضورؐ سے دیکھیں وہ کسی نے اس جہاں میں اپنی ماں سے بھی مشاہدہ نہیں کیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور تابعین چونکہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس جمیل اور ظل کامل ہوتے ہیں اس لئے ان کے قلب صافی میں بنی نوع انسان خصوصاً امت مسلمہ کے لئے محبت کا ایک سمندر موجزن ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت و امامت پر رونق افروز ہونے کے بعد جماعت احمدیہ کے نام جو سب سے پہلا دردناک پیغام اپنے قلم مبارک سے لکھا وہ فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دعائے خاص کی خصوصی تحریک پر مشتمل تھا جو الفضل ۱۳ جون ۱۹۸۲ء کے صفحہ اول پر شائع ہوا۔ جس نے ہر احمدی کی آنکھ کو پُرنم کر دیا اور ہر دل کو مجسم دعا بنا دیا ہے۔ اسرائیل کے انسانیت سوز اور روح فرسا مظالم پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور جماعت احمدیہ کی جو کیفیت ہے اس کا نقشہ حضرت اقدس (علیہ الف الف رحمۃ و برکۃ) کے درج ذیل اشعار سے کھینچا جا سکتا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

ہر زماں از بہر دیں در خون دل من می تپد
محرم ایں درد ما جز عالم اسرار نیست
آنچہ بر ما می رود از غم کہ داند جز خدا
زہر مے نوشیم لیکن زہرۂ گفتار نیست
بیں کہ چوں در خاک مے غلطد ز جور ناکساں
آں کہ مثل او بزیر گنبد دوار نیست
اندریں وقت مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے با مداد و گریۂ اسحار نیست

ترجمہ:۔

- میرا دل دین کی خاطر ہر وقت خون میں تڑپ رہا ہے۔ ہمارے اس درد کا واقف خدا کے سوا اور کوئی نہیں۔
- غم جو ہم پر گزر رہا ہے اُسے خدا کے سوا کون جان سکتا ہے ہم زہر پی رہے ہیں لیکن بولنے کی طاقت نہیں رکھتے۔
- دیکھ کہ کس طرح نالائقوں کے ظلم سے خاک میں لوٹ رہا ہے وہ دین جس کا آسمان کے نیچے کوئی ثانی نہیں۔
- اس مصیبت کے وقت ہم غریبوں کا علاج سوائے صبح کی دعا اور سحری کے روزے کے اور کچھ نہیں۔

اسلامی مملکت پاکستان کے مؤقر پریس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا الم انگیز پیغام کی خبر مندرجہ ذیل الفاظ میں سپرد اشاعت کی ہے:۔

۱۔ روزنامہ تعمیر راولپنڈی نے اپنی اشاعت ۲۰ جون ۸۲ء صفحہ ۴ پر زیر عنوان

"احمدیوں سے مرزا طاہر احمد کی اپیل"

لکھا ہے:۔

"ربوہ ۱۹ جون (نامہ نگار) امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ مسلمانوں پر اسرائیلی بھیانک اور بہیمانہ مظالم روز بروز تکلیف دہ شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی تضرع اور عاجزی سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت پر نظر کرم فرمائے۔ امت محمدیہ سے درگذر اور عفو کا سلوک فرمائے اور اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے۔ مسلمانوں کو دشمنان اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرمائے۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں سے نکلنے والی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا"

۲۔ روزنامہ "حیدر" راولپنڈی نے اپنی اشاعت ۲۱ جون ۸۲ء صفحہ ۲ پر زیر عنوان

اسرائیل کی مذمت

لکھا:۔

"ربوہ ۲۰ جون (پ ر) احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے لبنان میں فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیلی کی بربریت کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ظلم کبھی سرخرو نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں کہا کہ ہماری جماعت اگرچہ قلیل کمزور اور چھوٹی ہے مگر ہماری دعائیں اللہ کے حضور قبول ہوتی ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ لبنان میں مسلمانوں کی تباہی و بربادی فتح و کامرانی اور شادمانی میں بدل جائے اور امت مسلمہ اس امتحان میں سرخرو ہو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اور میری جماعت کو اس بات کا یقین ہے کہ خدا مسلمانوں کے دشمن کو ذلیل و خوار اور رسوا کرے گا اور مسلمانوں کا خون بہانے والے خود اپنے خون کا کفارہ ادا کریں گے"

۳۔ روزنامہ "صداقت" اپنی ۲۰ جولائی ۸۲ء کی اشاعت میں صفحہ ۱ پر لکھا:۔

اسرائیل مسلمانوں پر انتہائی مظالم ڈھا رہا ہے

اللہ تعالیٰ انتقام اپنے ہاتھ میں لیگا

اپنی جماعت کے نام۔ مرزا طاہر احمد کا پیغام

"ربوہ۔ ۱۹ جولائی (نامہ نگار) جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ جناب مرزا طاہر احمد نے گذشتہ جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہمارے سخت زخمی دلوں کے زخموں میں سے ایک ایسا زخم بھی ہے جو روز بروز زیادہ بھیانک زیادہ گہرا اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا جا رہا ہے اور ہر لمحہ ہمارے دلوں سے خونابہ ٹپکا رہا ہے۔ میری مراد اسرائیل کے ان انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم سے ہے جو بڑی بیدردی اور سفاکی کے ساتھ مسلمانان عالم پر توڑ رہا ہے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح) اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس کا شدید دکھ محسوس فرما رہے تھے اور اس ذکر پر ان کی آنکھیں مجسم درد بن جاتی تھیں۔ یہ درست ہے کہ بظاہر ہم ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہیں جو دنیا کی نظر میں التفات کے لائق بھی نہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے ادنیٰ غلام ہیں اور استحقاق کے بغیر ہمیشہ اس کی رحمت اور فضلوں کے ہم مورد رہے اور وہ ہماری گریہ وزاری کو قبول فرماتا ہے۔

پس میں تمام احمدی احباب مرد و زن۔ بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک شور مچا دیں کہ تا وہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فرد بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے۔ اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے رب کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں اے آقا رحمٰن و رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں۔ امت محمدیہ سے درگزر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کر دے اور ان کمزوروں کو دشمنان اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کر دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ کی امت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیقرار دلوں کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت زخمی دلوں کے اندمال اور سکینت کا سامان پیدا فرمائے گا اے خدا تو ایسا ہی کر۔ دیکھ ہم تیرے حضور ذبح ہونے والی قربانیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔"

(روزنامہ "صداقت" لاہور ۲۰ جولائی ۸۲ء)

مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت (حدیث نبویؐ)

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے والد محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کی یاد میں

(مکرم مبارک احمد صاحب ظفر۔ احمد نگر)

قسط اوّل

پیدائش اور قبول احمدیت

ہمارے والد مرحوم ۹ر اپریل ۱۹۰۸ء کو بستی مندرانی میں پیدا ہوئے۔ یہ بستی ضلع ڈیرہ غازیخان کے مشہور قصبہ تحصیل تونسہ شریف کے جنوب مغرب کی جانب پانچ میل کے فاصلہ پر کوہ سلیمان کے دامن میں واقع ہے۔ ہمارے دادا حافظ فتح محمد خان کے استاد حضرت حافظ میاں رانجھا صاحب ایک صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے ایک دفعہ انہوں نے ہمارے دادا سے فرمایا۔ "حافظ صاحب میں اس دارِ فانی سے گزر جاؤں گا اور آپ زندہ ہونگے کہ امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ انکار نہ کرنا۔

غالباً ۱۹۰۳ء میں اسی گاؤں کے ایک بزرگ میاں محمد صاحب نے حضرت اقدس ..... کو دہلی میں دیکھا۔ اور ہمارے دادا کو کہا کہ جن کا انتظار تھا وہ آچکے ہیں۔ چنانچہ ہمارے دادا ۱۹۰۳ء میں بانی جماعت احمدیہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لے گئے اور شرفِ بیعت حاصل کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دادا جان کے قبول احمدیت کے بعد تقریباً نصف گاؤں والوں نے احمدیت کو قبول فرمالیا۔ دادا جان حافظِ قرآن تھے عربی اور فارسی زبان پر بڑی دسترس رکھتے تھے۔ گاؤں میں قرآن کریم۔ احادیث اور مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔ دور دراز سے لوگ آپ کے پاس آکر قرآن کریم پڑھا کرتے تھے۔ دادا جان کی بیعت کے بعد آپ کی یہ بستی حضرت اقدس ..... کے غلاموں کا گہوارہ بن گئی۔ اللہ تعالیٰ دادا جان کے درجات بلند فرمائے آمین۔

ابتدائی تعلیم اور قادیان روانگی

والد صاحب مرحوم نے بچپن میں اپنے گاؤں میں ہی خواب میں دیکھا تھا کہ قرآن شریف میرے سینہ میں چمک رہا ہے۔ یہ خواب جب والد صاحب نے اپنے والد صاحب (حافظ فتح محمد خان) کو سنائی تو انہوں نے والد صاحب کو دینی تعلیم کے حصول کے لیے قادیان بھیجنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ والد صاحب نے چھٹی جماعت کا امتحان پاس کر لیا۔ تو ان کو ۱۳ سال کی عمر میں قادیان روانہ کر دیا جہاں آپ ۲۳ر مارچ ۱۹۲۱ء کو پہنچے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے آپ کی ذہانت کا یہ حال تھا کہ ایک سال میں دو جماعتوں کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۹ء تک والد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہم کلاس ہونے کا بھی شرف حاصل رہا۔ والد صاحب کو بچپن ہی سے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ حضور بھی والد صاحب سے بڑی شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ آپ نے ۱۹۲۹ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ۳۱-۱۹۳۰ء میں آپ جامعہ احمدیہ میں مبلغین کورس کرتے رہے اور آپ نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جہاں سے آپ نے رسالہ "جامعہ احمدیہ" کے دو شمارے نکالے جن میں سے ایک سالانہ نمبر تھا جو بے حد مقبول ہوا۔ اسی تعلیم کے دوران یکے بعد دیگرے آپ کی والدہ صاحبہ اور والد صاحب انتقال فرما گئے۔ والدین کی جدائی آپ کی تعلیم و تربیت میں کسی قسم کا کوئی رخنہ نہ ڈال سکی۔ بلکہ آپ ہمیشہ کے لیے قادیان کے ہو گئے اور قادیان آپ کا ہو گیا۔ اور مسیح کی بستی "قادیان" نے آپ کے سینہ کو قرآنی انوار سے روشن کیا۔ تقسیم ملک کے وقت جب احمدی قادیان سے پاکستان آرہے تھے ایک شخص کو فراق قادیان میں روتے دیکھ کر ایک نظم بعنوان "فراق قادیان" لکھی جو مقبول عام و خاص ہوئی۔ یہ نظم آپ کے شعری مجموعہ "کلام ظفر" میں شائع ہو چکی ہے۔

شادی

۱۹۲۲ء میں والد صاحب کی شادی محترم ڈاکٹر ظفر حسن صاحب صحابی کی صاحبزادی رشیدہ بیگم سے ہوئی۔ جن سے ہم چار بھائی اور ایک بہن پیدا ہوئے۔ جن کے اسماء یہ ہیں۔ منصور احمد ظفر۔ ناصر احمد ظفر۔ مبارک احمد ظفر اور طاہر احمد ظفر اور طاہر پروین سوائے چھوٹے بھائی طاہر احمد ظفر کے۔ جو اس وقت مغربی جرمنی میں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ اور بچوں والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین۔

بطور مبلغ و معلم

والد صاحب مرحوم جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے پر بہاولپور میں بطور مبلغ متعین کیے گئے۔ حضرت مولانا غلام احمد صاحب اختر جو کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ سجادہ نشین کے پرائیوٹ کے سیکرٹری تھے۔ ان دنوں بہاولپور میں مقیم تھے۔ ایک دن انہوں نے آپ سے کہا "مولوی صاحب آپ قادیان سے تشریف لائے ہیں مجھے ایک فتویٰ دیں اس وقت میری عمر ۸۰ سال ہے کیا میں روزہ رکھوں یا نہ" آپ نے جواب دیا "آپ کے چھوٹے بچے کی عمر کتنی ہے"

انہوں نے جواب میں کہا "دو سال ڈیڑھ سال" اس پر آپ نے کہا "آپ ضرور روزے رکھیں" اس جواب پر حضرت اختر صاحب مرحوم بہت ہنسے اور فرمایا "آپ نے مجھے مار ڈالا ہے" بہاولپور میں آپ تھوڑا ہی عرصہ رہے تھے۔ کہ آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور معلم مقرر کر دیا گیا۔ یہ خدمت آپ ۱۹۳۵ء تک سرانجام دیتے رہے

مختلف فرائض

۱۹۳۶ء میں حضرت مصلح موعود کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں بطور انچارج کارخاص حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی زیر نگرانی کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت میاں صاحب کو آپ سے بہت پیار تھا۔ اور آپ پر بہت مہربان تھے۔ موقعہ ملنے پر آپ کے گھر بھی تشریف لاتے تھے۔ خاکسار کو یاد ہے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جب ربوہ سے احمد نگر کی طرف اپنی زمین پر آتے تو عموماً حضرت میاں صاحب سائیکل پر سوار ہوتے شام کو ربوہ سے احمد نگر جاتے ہوئے محترم والد صاحب کی حضرت میاں صاحب سے جب ملاقات ہو جاتی تو حضرت میاں صاحب فرماتے اب ہم احمد نگر کی طرف پیدل چلیں گے تاکہ دیر تک گفتگو کرتے چلیں جب راستہ میں حضرت میاں صاحب کی زمین آجاتی تو میاں صاحب اپنی زمین کی طرف لے جاتے کافی دیر تک آپس میں گفتگو فرماتے رہتے فارغ ہونے پر والد صاحب احمد نگر آجاتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ربوہ تشریف لے جاتے

۱۹۳۸ء میں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں بطور معلم آپ کی تقرری ہوئی تھی۔ ان تمام کاموں کے ساتھ ساتھ آپ سلسلہ عالیہ کے قاضی کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے مارچ ۱۹۳۹ء میں آپ کو اپنے وطن ڈیرہ غازی خان جانا پڑا مارچ ۱۹۴۴ء تک آپ وہیں رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے ادیب فاضل۔ منشی فاضل اور ایف اے کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ کو جامعہ احمدیہ میں پروفیسر لگا دیا گیا۔ آپ ۱۹۵۶ء تک جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے۔ پھر آنکھوں کی تکلیف کے باعث جامعہ سے فارغ ہو گئے۔

آپ ۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۶ء تک کراچی میں رہے وہاں محترم چوہدری احمد مختار صاحب (حال امیر جماعت کراچی) کی خواہش پر حضرت اقدس ..... کی بعض عربی کتب کا اردو میں ترجمہ کیا۔

تصانیف

والد صاحب مرحوم مولوی فاضل۔ منشی فاضل اور ادیب فاضل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اپنی ذہانت اور محنت کی بدولت ان تینوں زبانوں پر بڑی دسترس حاصل تھی۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں زبانوں میں شعر گوئی کا ملکہ بھی عطا کیا ہوا تھا۔ سلسلہ کے اخبارات اور رسائل میں والد صاحب کی نظمیں زمانہ طالب علمی میں ہی شائع ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ لیکن ان کا مجموعہ بعنوان "کلام ظفر" خدا تعالیٰ کی توفیق سے خاکسار نے نومبر ۱۹۸۰ء میں شائع کروا دیا تھا۔

آپ نے کئی عرب سربراہان کی پاکستان میں آمد پر عربی میں قصیدے لکھے جو بڑے پسند کیے گئے۔ اور حکومتِ پاکستان کی طرف سے پیش کیے گئے۔

آپ کے مجموعہ کلام کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورِ خلافت سے قبل تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

> میں نے شروع سے آخر تک یہ تمام کلام پُر لطف اور پُر مغز پایا ہے ممکن نہیں کہ انسان اس پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جائے۔ کئی مقامات پر ٹھہر کر اطمینان سے اسی طرح لطف اندوز ہونا پڑتا ہے جیسے حسین قدرتی مناظر انسان کے قدم تھام لیتے ہیں۔ ایک بھی نظم ایسی نہیں جو بے مقصد شاعری یعنی شاعری برائے شاعری کے ضمن میں آتی ہو۔ اور حقیقت اور خلوص سے عاری ہو۔ زبان بھی نہایت سلیس اور ہلکی پھلکی ہے۔ سوائے اس کے معانی کا وفور مشکل عربی اور فارسی کے الفاظ کے پر مجبور کر رہا ہو۔ فارسی۔ اردو اور عربی پر برابر دسترس۔ ماشاء اللہ یہ مجموعہ کلام علم و فضل کا ایک مرقع ہے اور ایک خوشنما پھولوں کا گلدستہ ہے۔ جیسے آپ کے خلوص اور ایمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے ایک عجیب تازگی اور مہک عطا کر دی ہے"۔

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر فرماتے ہیں۔ محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر اردو کے بہت خوشگو شاعر ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں عربی اور فارسی نظم لکھنے کا بھی ملکہ ہے، اور یہ بات خاکسار نے خاص طور پر دیکھی ہے کہ باوجود ایک اعلیٰ شاعر ہونے کے وہ سراپا عجز و انکسار ہیں اور نام و نمود سے بے نیاز ہیں

خدمت قرآن

۱۹۶۶ء سے لے کر ۱۹۸۱ء تک والد صاحب مرحوم قرآن شریف کے گہرے مطالعہ میں مصروف رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور کتب کی روشنی میں قرآن مجید کے رموز و اسرار اور حروف مقطعات کو سمجھنے میں زیادہ وقت مسجد احمدیہ احمد نگر میں گزارتے اس ضمن میں کئی مخلص دوستوں نے آپ کی کتب کے مسودات لکھنے میں آپ کی پوری پوری امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ والد صاحب تین کتب کے مسودات تیار کر کے چھوڑ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اگر منظور ہوا تو یہ کتب خدا کے فضل سے کسی وقت شائع ہو جائیں گی۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

① ہمارا قرآن اور اس کا اسلوب بیان"
② "قرآن۔ زمانے کے آئینہ میں"
③ "معجزات القرآن"

"معجزات القرآن"

کے مسودہ کو پڑھ کر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ نے لکھا:۔

"آنمکرم کے مرسلہ مسودہ بنام معجزات القرآن۔ خاکسار نے گہری دلچسپی کے ساتھ بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ آپ نے قرآن کریم کی معجزانہ شان کے جس پہلو پر قلم اٹھایا ہے یہ علم قرآن کی ایک ایسی شاخ ہے جس پر آج تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس مسودہ کے مطالعہ سے یہ دیکھ کر طبیعت میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے کہ علوم قرآن کی کائنات میں اس پہلو سے بھی تحقیق اور دریافت کا کتنا بڑا جہان کھلا پڑا ہے۔ اور اہل فکر کو جستجو کی دعوت دے رہا ہے اس مطالعہ سے مجھے بہت کچھ حاصل ہوا۔ کئی نئے علمی نکات سے لطف اندوز ہوا۔ تحقیق کی کئی نئی راہوں کی طرف توجہ مبذول ہوئی۔ اور دل میں اسی خیال سے شکر و امتنان کے جذبات پیدا ہوئے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی دعاؤں کو آپ کے غلاموں کے حق میں قبول فرما رہا ہے اور علم و معرفت کے نئے نئے دروازے ان پر کھول رہا ہے" الحمد للہ ثم الحمد للہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لکھا۔

"خاکسار نے اس قیمتی مسودہ کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس سے استفادہ کیا ہے۔ میں محترم کی وسعت نظر اور بلند پروازی کا معترف ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

اسی محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر موبائی نے بھی اس مسودہ کو پڑھ کر لکھا:۔

"خاکسار کو کتاب "معجزات القرآن" کا مسودہ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اس میں قرآن کریم کی تفسیر کی ایک بالکل نئی طرز اختیار کی گئی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت (اقدس ..... ناقل) نے قرآن کریم کے حروف مقطعات کے معانی کی طرف جو اصولی اشارات فرمائے ہیں۔ فاضل مصنف کتاب نے ان کی بنا پر ایک شاندار عمارت کھڑی کی ہے۔ جو کئی پہلوؤں سے فکر انگیز اور حیران کن ہے اور قرآن کریم کی باطنی خوبیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ مبارک صرف ظاہری خوبیوں کے ہی حامل نہیں۔ بلکہ باطنی معارف سے بھی پر ہیں۔ جن کی طرف اس کے حروف کے اعداد و راہنمائی کرتے ہیں۔ یہ مضمون بہت دقیق ہے۔ لیکن معین صورت میں ہے، قرآن کریم کی بعض سورتوں کی ترتیب۔ ان کا آپس میں ربط اور ان کا بعض زمانوں کے ساتھ خاص تعلق رکھنا۔ ماشاء اللہ بہت خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح بعض سائنسی ایجادات کا قرآن کریم میں پایا جانا اور مزید ایجادات کا اس میں راستہ دکھانا اور قرآنی الفاظ کی گہرائی فاضل مصنف نے ان تمام باتوں کی نشاندہی کی ہے جو انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی"۔

۴۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت فیصل آباد فرماتے ہیں۔

"محترم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر نے ایک بہت دقیق رسالہ تصنیف کیا ہے۔ جس میں قرآنی علوم کو ابجد کے لحاظ سے نئے پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اور بہت سے نقاط اس میں بیان کیے ہیں۔ یہ رسالہ بہت باریک مضامین پر مشتمل ہے اور اہل ذوق اس سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ محترم مولوی صاحب نے بڑی محنت اور دقیقہ رسی سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس رسالے میں برکت دے اور اسے اہل ذوق کے لیے روحانی سامان سے مستفیض ہونے کا موقع دے۔ بعض جگہ قاری کو اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن بہت کم موقعوں پر ایسا ہو سکتا ہے۔ ورنہ رسالہ مفید اور جدید تحقیق پر مبنی ہے"۔

والد صاحب مرحوم نے جو خواب بچپن میں دیکھا تھا کہ قرآن کریم شروع سے لے کر آخر تک میرے سینے میں چمک رہا ہے۔ وہ خواب خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس ..... کے مقدس وجود کی بدولت اور حضور کے علم قرآن کی روشنی میں والد صاحب مرحوم کے حق میں پورا ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ کے اخلاق حسنہ

والد صاحب مرحوم کو اپنے پیارے خالق سے بڑا ہی پیار اور بھروسہ تھا ان کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں

سوائے خدا کے کسی سے کوئی امید نہ رکھ
کبھی کسی سے نہ ڈر لا الٰہ الا اللہ
کوئی کسی کا زمانے میں کارساز نہیں
پدر ہو یا کہ پسر لا الٰہ الا اللہ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے بے حد پیار قرآن پاک پڑھنے پڑھانے میں بڑا سرور محسوس کرتے تھے۔ علوم قرآنیہ سے محبت کا دل میں ایک سمندر موجزن تھا۔ مثال کے طور پر "کلام ظفر" کے پہلے ۲۴ صفحات خدا تعالیٰ کی محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور قرآن پاک کی مدح میں لکھے گئے ہیں جو والد مرحوم کی والہانہ محبت کی عکاسی کرتے ہیں۔

جب آپ کی بینائی زیادہ کمزور ہو گئی تو تلاوت نہیں فرما سکتے تھے۔ لہذا ہر روز صبح قرآن کریم کے دو سپارے بذریعہ کیسٹ سنا کرتے تھے۔

ذاتی حالات

ہمارے والد محترم مرحوم اپنی طبیعت کے لحاظ سے ایک خوش مزاج۔ سادگی پسند۔ نام و نمود سے متنفر دنیا طلبی سے بے نیاز۔ مستغنی مزاج اور بچوں سے پیار کرنے والے بزرگ تھے۔ ایک دفعہ مالی تنگی کے ایام میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے بیس روپے مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے بیس روپے تو دے دیئے۔ اور ساتھ ہی خواب میں ایک ایسا نظارہ آپ کو دکھایا جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ مجھ سے یہ چیز کیوں مانگتے ہو۔ مجھ سے میرا فضل مانگو۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے انہیں ہمیشہ خواہ حالات سازگار ہوں یا ناسازگار۔ آپ کو خوش و خرم اور مطمئن دیکھا ہے چنانچہ آپ نے خود بھی اپنے ایک شعر میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے۔

؎ کتنا ہے خوش نصیب ظفر آج تک جسے
دنیا کے حادثات پریشاں نہ کر سکے۔

والد صاحب مرحوم کو خدا تعالیٰ کی ذات پر بڑا ہی توکل تھا جس کی کئی مثالیں ہیں۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے جب جامعہ احمدیہ احمد نگر میں ہوا کرتا تھا۔ جامعہ احمدیہ کے سٹاف کے لیے چند کوٹ سردیوں کے لیے ربوہ میں آئے۔ تو جامعہ احمدیہ کے ایک استاد نے والد مرحوم سے کہا مولوی صاحب میں تو اپنا کوٹ لے آیا ہوں۔ آپ بھی جا کر اپنا کوٹ لے آئیں والد صاحب نے کہا میرا میلان اس طرف نہیں ہوتا کہ جاؤں اور کوٹ مانگوں۔ خدا تعالیٰ خود ہی کوئی بندوبست کر دے تو بہتر ہوگا بعض دفعہ منہ سے نکلی ہوئی بات خدا تعالیٰ فوری پوری کر دیتا۔ اگلے ہی روز سنگاپور سے مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کا خط آیا کہ میں اپنے بھائی کے لیے اچکن کا کپڑا ارسال کر رہا ہوں۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد وہ کپڑا بھی مل گیا۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ قادیان میں آپ جب مہمانوں کو کھانا کھلانے پر مصروف تھے جب سب مہمانوں نے کھانا کھا لیا تو بہت دیر ہو گئی تھی۔ آپ نے تقریباً رات کے ۱۱ بجے کھانا کھایا تو اتفاق سے اس وقت پینے کا پانی ختم ہو چکا تھا۔ باوجود تلاش کے پانی حاصل نہ کر سکے۔ کھانا کھایا نماز پڑھی اور پیاس کی حالت میں ہی مجبوراً سونا پڑا وہ فرماتے ہیں۔ "خواب میں مجھے پانی پلایا گیا۔ جب صبح بیدار ہوا تو مجھے ذرا بھی پیاس نہیں تھی۔ بلکہ اگلے روز مجھے پورا دن پانی کی خواہش نہ ہوئی رات کو جا کر میں نے پانی پیا"۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ جو کہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ پر فرمایا۔

(باقی)

• زرین اقوال • عمدہ مضامین • تربیتی مضامین • دلوں کو لبھانے والی نظمیں • دلچسپ کہانیاں۔ اور • بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف، ہر ماہ شائع ہونے والے

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

کی زینت ہوتے ہیں۔ اپنے اس پیارے رسالہ کی خریداری آپ کے بچوں کی تربیت کے لئے بہت مفید ہے سالانہ چندہ صرف -/۵۱ روپے ہے۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے اس کو خود خرید کر پڑھیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے، جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کے لیے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔" (الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

جملہ احباب جماعت وقت کی قربانی اپنے امام کے حضور "وقف عارضی" کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اطفال الاحمدیہ کی ساتویں آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس

شعبہ تربیت کے زیر انتظام ساتویں آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس اطفال الاحمدیہ ربوہ ۲۵ جولائی کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز مہتمم اطفال مرکزیہ نے ۱۱ جولائی کو مسجد محمود میں کیا۔ امسال کلاس میں ۷۷۵ اطفال نے اپنے نام درج کروائے اور ۲ صد سے زائد اطفال روزانہ شامل ہوتے رہے۔ جبکہ گذشتہ برس یہ تعداد صرف ۱۱۲ تھی۔

دوران کلاس قرآن کریم، حدیث، فقہ، کلام اور دینی معلومات کے مضامین پڑھائے گئے۔ مطالعہ کتب کے علاوہ تقاریر علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ کلاس میں تشریف لانیوالے مقررین علماء اور اساتذہ کرام کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز، مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم لئیق احمد طاہر صاحب، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شاد، مکرم رشید احمد صاحب عاصم، مکرم عبدالقدیر صاحب اور خاکسار ملک محمود احمد ناصر۔

کلاس میں مقابلہ معلوماتِ عامہ اور مقابلہ تقریر کا اہتمام بھی کیا گیا۔ تعلیم و تدریس کے بعد اطفال کا امتحان لیا گیا۔ اور مورخہ ۲۵ جولائی کو اختتامی تقریب میں مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر معتمد مرکزیہ نے اطفال کو اسناد اور انعامات دیئے۔ بعد ازاں مکرم محمد اشرف صاحب اسحٰق ناظم اطفال نے ان تمام احباب و اطفال کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے خود تشریف لا کر اور دعاؤں کے ذریعہ سے کلاس کو کامیاب کیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ کلاس کا اختتام عمل میں آیا۔

احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کلاس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(انچارج ساتویں آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس)

ضروری اعلان برائے سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے چندہ ممبری کی تیسری سہ ماہی اپریل ۸۲ء تا جون ۸۲ء میں ابھی تک خاصی کمی باقی ہے جو افسوسناک ہے اور توجہ طلب بھی تمام سیکرٹریان پوری توجہ اور جدوجہد سے چندہ ممبری ناصرات کا بجٹ جلد از جلد اضافہ کے ساتھ پورا کریں۔ شرح چندہ ۲۵ پیسے فی ممبر ہے۔ نیز چندہ اجتماع ناصرات ۵۰ پیسے فی ممبر ہے جس کی وصولی برائے نام ہے وہ بھی جلد ادا فرمائیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) ربوہ میں منعقد ہوگا۔

جس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے لہٰذا ابھی سے اس اجتماع کی تیاری شروع کر دیجئے خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلامی اخلاق اور ان کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"اسلام نے چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام اسلامی آداب و اخلاق کو پہلے سمجھیں اور سیکھیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں اسلام کو قائم کر سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ غلبۂ اسلام بہرحال مقدر ہے لیکن یہ کام فرشتوں نے آکر نہیں کرنا۔ یہ ہمیں نے کرنا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم صحیح ذرائع اختیار کریں بلکہ خود اسلامی آداب و اخلاق کو سیکھیں اور پھر اپنی اولاد کو سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں اور اپنی کمریں کس لیں۔ ہمیں پہلے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ ہم اس میں کامیاب ہو جائیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو ایسے طور پر ڈھال لیں کہ ان میں اسلامی آداب و اخلاق کا نمونہ نظر آئے!"

(تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ۷۵ء)

انصار احباب جن کے ذمہ تربیت جماعت کا اہم فریضہ ہے مندرجہ بالا نصیحت پر عمل کا پختہ عہد فرمالیں اور سارا سال اس پر عمل پیرا رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی آداب و اخلاق کا نمونہ بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

- میرے بیٹے عزیزم تبسم مقصود سلمہ اللہ کا نکاح مکرم مولوی نذیر احمد صاحب نے مسجد دارالذکر لاہور میں ۱۸ جولائی ۸۲ء کو عزیزہ امۃ المجیب سلمہا اللہ بنت مکرم ملک عبدالرب صاحب سے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ عزیزم تبسم مقصود مکرم ملک حبیب احمد صاحب کے نواسے اور عزیزہ امۃ المجیب مکرم ملک عبدالمالک صاحب کی پوتی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لیے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (ملک مقصود احمد خاں B-۳ ڈیوس روڈ لاہور)

- برادرم ملک منظور احمد ابن ملک بشیر احمد صاحب پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسی بھوانہ بازار فیصل آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبشرہ بیگم بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب بٹ ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ ۱۶ جولائی کو محترم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح وارشاد (ریٹائرڈ) نے بمقام مسجد احمدیہ بدوملہی بعوض حق مہر بیس ہزار روپے پڑھا اور ایجاب و قبول کے بعد دعا کرائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے کامیاب اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا فرمائیں۔ (خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم فضل الرحمٰن عامر ساکن ٹورنٹو کینیڈا کو انیس مئی ۱۹۸۲ء کی صبح پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی (یکے از اصحاب حضرت اقدس) کا پڑپوتا اور شیخ منظور الحسن صاحب آف بورنیکو ورکینیڈا کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درخشندہ گوہر صاحب اقبال، نیک خادم، فرمانبردار، عالم باعمل بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین۔

سلمان احمد نام تجویز کیا گیا ہے۔ (عبدالرحمٰن دہلوی ٹورنٹو کینیڈا)

خدام توجہ فرمائیں

- روزانہ پنجگانہ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کا التزام
- صد سالہ جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام پر عمل
- ہر ماہ کم از کم ایک دعائیہ خط حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں لکھنا
- اور وقف عارضی کی بابرکت سکیم میں شمولیت

شعبہ تربیت کے چند اہم امور ہیں۔ ان کی طرف کماحقہ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ میں اصلاحی پہلو

موجودہ زمانہ کی بدکاریوں اور غلط کاریوں کا علاج صرف اور صرف قرآن کریم نے بیان کیا ہے جس کے لئے عفت اور احسان کے خلق سے متصف ہونا نہایت ضروری ہے اس ضمن میں اگر خداوند تعالیٰ نے مردوں کو نصیحت کی ہے تو ساتھ ہی عورتوں کو بھی ناصحانہ انداز میں متوجہ کیا ہے چنانچہ اس ضمن میں حضرت اقدس کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

"خدا کی پاک کتاب میں دونوں مرد اور عورت کے لئے یہ تعلیم فرمائی گئی ہے ..... کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں، ان کے حسن کے قصے نہ سنیں یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کیلئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنی ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور دوسرا طریق بچنے کیلئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہیئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دستبردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے۔ تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدائے تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبۂ نفسانی کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے۔ مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہ رہی اس کو کیا ثواب ملے گا کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے"

الفضل ۵ر جولائی ۱۹۶۶ء (مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی میں شرکت کی آخری تاریخ

اطفال و ناصرات کے لیے "سیرت حضرت علیؓ" کے عنوان کے تحت مقابلہ مضمون نویسی کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی مقرر ہے۔ اطفال و ناصرات جلد از جلد اپنے مضامین مکمل کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انعامی مقابلہ برائے اطفال الاحمدیہ

احمدی بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لیے درج ذیل نصاب کے مطابق سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر ایک زبانی امتحان منعقد کیا جائے گا۔ جس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو بالترتیب ۲۴۰/- روپے اور ۱۲۰/- روپے کا انعامی وظیفہ دیا جائے گا۔

نصاب درج ذیل ہے

۱۔ ترجمہ نماز و اذان (۲) سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنا (۳) آخری پارہ کی ۳۰ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔ ۴۔ اسلام کے بنیادی عقائد۔ ۵۔ جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد۔ ۶۔ خلافت ثالثہ میں جاری ہونے والی تحریکات کا مختصر خلاصہ۔ ۷۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ از شیخ خورشید احمد باب اوّل صفحہ ۱ سے صفحہ ۵ تک۔ ۸۔ کلام محمود سے ۱۵ اشعار زبانی سنانے۔ ۹۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پانچ الہامات معہ ترجمہ۔ ۱۰۔ پانچ مسلمان ممالک اور مقدس اسلامی شہروں کا مختصر تعارف۔

تمام زعماء و زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع سے درخواست ہے کہ اطفال کے اس انعامی مقابلہ کے لیے اپنے بہترین اطفال بطور نمائندہ تیار کر کے اس مرکزی اجتماع پر بھجوائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بھتیجے عزیزم ناصر احمد ولد محمد زبیر ارشد نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۷۲/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ قبل ازیں بفضل رب العزت عزیز پرائمری اور مڈل کے امتحانات میں بھی نمایاں پوزیشن حاصل کر کے وظیفہ حاصل کر چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(مبشر احمد ونس لنگے ضلع گجرات)

درخواست ہائے دُعا

● محترمہ امۃ الغنی صاحبہ اہلیہ مکرم روشن دین تنویر مرحوم مبلغ سو روپیہ مساجد فنڈ ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ میرے بیٹے عزیز جمال الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نیز میری بیٹی جو کہ مکرم رشید الدین واکر صاحب انگریز نو احمدی کی اہلیہ ہیں کو بیٹے سے نوازا ہے۔ قارئین کرام سے ہر دو نومولود عزیزان کی صحت و عافیت کے ساتھ طویل عمر اور نیک صالح خادم دین والدین اور سب کے لیے قرۃ العین بننے کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

● خاکسار کی چھوٹی دادی صاحبہ یرقان تقریباً ۳ ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ نیز فرش پر پھسلنے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ قارئین الفضل سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ (نذر محمد محمود ہال نواب شاہ سندھ)

● مکرم برادرم انور ندیم صاحب علوی قائد ضلع کے صاحبزادے اورنگ زیب علوی چند دنوں سے بیمار ہیں اور وہ خود بھی تقریباً ۱½ ماہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو مریضان کے لیے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(معتمد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ)

● احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے والدین کے لیے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت و عافیت سے نوازے اور ہمیشہ حامی و ناصر ہو۔ (جمیل احمد ایم۔ اے فیصل آباد)

سالانہ رپورٹ لجنات

● ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔ نیز ۳۰ر ستمبر کو لجنہ کا مالی سال ختم ہوتا ہے۔ اس تاریخ تک تمام چندے مع چندہ ناصرات بھجوا دیں اس کے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہ ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز بیس ستمبر ۱۹۸۲ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

بقیہ: تعلیم القرآن کلاس

ناظر صاحب اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) محترم محمد شفیع صاحب اشرف نے مختصراً کلاس کا تعارف پیش کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ شکل میں یہ کلاس ۱۹۶۴ء سے جاری ہے۔ پہلی کلاس میں صرف ۷۸ طلباء شامل تھے اور ۱۹۸۲ء میں ہونے والی آخری کلاس میں ۱۸۹۷ طلباء وطالبات شامل ہوئے۔ اس کلاس میں قرآن کریم، حدیث، کتب حضرت اقدس ..... اور عربی اسباق پڑھائے جائیں گے۔ نیز علماء سلسلہ تقاریر کریں گے۔ طلباء کی رہائش ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں اور طالبات کی رہائش مہمان خانہ مستورات میں ہوگی۔ انہوں نے کلاس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

چھ بج کر تیرہ منٹ پر حضور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جو چھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے حضور نے قریباً نصف گھنٹہ خطاب فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا ابھی جو اس کلاس کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اس میں ایک بات قابل توجہ ہے کہ ہماری عزیز بچیوں کی تعداد خدا کے فضل سے مردوں سے اڑھائی گنا زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تعداد کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ احمدی مستورات میں ایک عظیم بیداری، نیا عزم اور ولولہ پیدا ہونے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ رمضان المبارک کے دوران درس قرآن و حدیث کے وقت قریباً ہر روز عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوتی تھی سوائے آخری روز جبکہ مردوں کی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ناظر اصلاح وارشاد صاحب سے کہا کہ اگر عورتیں یہ شکوہ کریں کہ آپ نے مردوں کو زیادہ جگہ دے رکھی ہے جبکہ انکی تعداد کم ہے تو وہ اس بات میں حق بجانب ہوں گی۔ حضور نے فرمایا اگر عورتیں اس تعداد میں ترقی کرتی رہیں اور مردوں نے فاستبقوا الخیرات کی قرآنی روح کے مطابق اس چیلنج کو قبول نہ کیا تو پھر شاید یہ کرنا پڑے کہ مردوں کو قنات کے پیچھے والی طرف بھیج کر عورتوں کو اس بڑے حصہ میں لے آیا جائے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا اس وقت جو نسبت ہے کہ عورتیں ڈھائی گنا زیادہ ہیں اس کے حساب سے ان کو جگہ بھی ڈھائی گنا زیادہ ملنی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور نے نظارت اصلاح و ارشاد کو ہدایت فرمائی کہ عورتوں کے حصہ میں انتظامات بہتر کئے جائیں۔ زیادہ پنکھے فراہم کئے جائیں اور بہتر سہولتیں مہیا ہونی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو وسع مکانک کا اشارہ فرمایا ہے اس میں سب سے پہلے تو مسجد آتی ہے جو خدا کا گھر ہے کیونکہ اصل مکان تو خدا کا ہی مکان ہے۔ حضرت اقدس ..... کو بھی جب توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی تو سب سے پہلے آپ نے مسجد کو وسیع کیا۔ حضور نے فرمایا مسجد کی توسیع کا بھی سوچا جا سکتا ہے تاہم اس ضمن میں سارے پہلوؤں کا جائزہ لیکر رپورٹ پیش کی جانی چاہیئے۔

جدت پیدا کرنیکی ہدایت

پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے ان میں نیا پن پیدا کرنیکی ہدایت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کوئی پروگرام خواہ کتنی ہی محنت سے کیوں نہ شروع کیا جائے کچھ دن کے بعد پرانا ہو جاتا ہے اور اسکی لذت بھی ختم ہو جاتی ہے اور اس کا اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ نیا لباس نیا مکان نئی شادی ہر چیز نئے پن کی محتاج ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہی سبق قرآن کریم میں کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی صفات میں کامل ہونے کے باوجود اپنی ذات کے نت نئے جلوے دکھاتا اور ہر آن نئی صفات اور قدرت کا مظاہرہ کرتا ہے اس طرح سے خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے بھی کبھی یکسانیت کا شکار ہو کر پورا نہیں ہوتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہا کا ذکر کیا اور فرمایا انہوں نے مجھے ایک دن میر درد کا یہ شعر سنا کر کہا کہ یہ شعر مندرجہ بالا آیت قرآن کی تفسیر ہے۔ یہ شعر یوں ہے۔

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

حضور نے اس نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کے مختلف مظاہر کا ذکر فرمایا اور شہد کی مکھیوں، چیونٹیوں کے نظام میں موجود اللہ تعالیٰ کی متنوع صفات کے ظہور کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کلاس کو بھی اسی طرز پر لاکر اس کے پروگرام کو ہر تین چار سال کے بعد بدل دیا جائے۔ تاکہ دلچسپی قائم رہے محض نظام کے ذریعے مجبور کر کے لانا کافی نہیں۔ طلباء کے دل میں ایسی تڑپ پیدا کی جائے کہ وہ جب گھروں کو واپس جائیں تو اتنے خوبصورت رنگ میں اس کا ذکر کیا کریں کہ جو سنے اس کا دل تڑپ جائے کہ کاش وہ بھی کلاس میں موجود ہوتا۔

حضور نے اس ضمن میں نئی ترتیب کا مختصر سا خاکہ بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ کلاس میں شامل طلباء وطالبات کا قرآن کریم کے بارے میں بنیادی علم کمزور ہوتا ہے۔ یہاں پر ان کی استعداد سے زائد ان کو پڑھایا جاتا ہے اس سے کوئی ٹھوس فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا ضرورت اس امر کی ہے کہ کورس بہت مختصر کیا جائے اور اس کا چناؤ اس رنگ میں کیا جائے کہ چند آیات منتخب کر لی جائیں، جن میں روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے معاملات کے بارے میں ہدایات ہوں۔ مثلاً ان میں شرک، جھوٹ، ظلم کے خلاف تعلیم ہو اور رحمت شفقت کا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہو ان آیات کو اچھی طرح ترجمہ اور صحیح تجوید کے ساتھ پڑھا کر ذہن نشین کرایا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآنی آیات کا جادو اتنا زبردست ہے کہ بعض اوقات ایک خوش الحان قاری کی زبان سے ایک آیت سنکر بعض افراد کی ساری زندگی بدل گئی۔ حضور نے فرمایا اس طرح سے تھوڑے کورس کو زندگی کے وسیع دائرے پر پھیلا دیا جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کی صفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے تذکرے آپؐ کے غلاموں کا بیان شامل کر کے اسے پر اثر بنایا جائے۔ اس کے علاوہ چند آیات ایسی بھی چنی جائیں جن میں آئندہ زمانے میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کا ذکر ہو۔ اس کے بعد کسی اور رنگ میں کروٹ بدلیں اور اتنا ہی دیں جتنی اشتہا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ واپس کھینچ لیں ایسی صورت پیدا کریں کہ جب طلباء واپس جائیں تو مست ہو کر جائیں ان کی کایا پلٹ جائے اور پھر اسی پر نہ اکتفا کریں یہ کلاس سارا سال اس رنگ میں جاری رکھیں کہ اس کلاس کے درسوں کے کیسٹ بنا کر گھر گھر پہنچا دیں۔ اگر ہر بچہ نہیں لے سکتا تو چار پانچ بچے مل کر حاصل کریں اور سال بھر یہ باتیں دوہراتے رہیں۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اپنے رحم کا سلوک کر کے اپنا علم عطا کرے۔ یہاں آنے والی نئی زندگی اور تازگی کے ساتھ واپس جائیں یہ سوچیں کہ آئے تو اور رنگ میں تھے۔ اب اور دل ودماغ کے ساتھ جا رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد فرمایا کل صبح انشاء اللہ سپین کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ سب بچے اور بچیاں اس سفر کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کمزور انسانوں کو طاقت دے کہ ہم اسی کے دین کی بہترین رنگ میں خدمت کر سکیں۔ آمین اور اسکے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

"او۔ آر۔ پی۔ کو۔ لمیٹڈ" ربوہ میں [illegible] آسامی خالی ہے۔ اکاؤنٹ کا تجربہ رکھنے والے دوست جن کو [illegible] ۴ سال تک ہو اور مرکز سلسلہ میں خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی [illegible] صدر صاحب / امیر صاحب کی معرفت مینجنگ ڈائریکٹر "او۔ آر۔ پی۔ کو لمیٹڈ" ربوہ کو درخواستیں بھجوائیں۔

مینجنگ ڈائریکٹر "او۔ آر۔ پی۔ کو۔ ربوہ

فوری قابل فروخت

ایک نہایت باموقع مارکیٹ پر قبہ ۱۰ مرلہ واقع گولبازار ربوہ پر مشتمل ۱۰ دکانیں سوئی گیس، پانی، بجلی، ٹیلیفون نصب شدہ ہے

ایک نہایت باموقعہ مکان برقبہ ایک کنال واقعہ محمد دارالرحمت وسطی ربوہ پر مشتمل ۳ کمرے باورچی خانہ، سٹور، سوئی گیس، بجلی، پانی نصب شدہ ہے۔

خواہشمند احباب فوری رابطہ قائم فرمائیں۔

میسرز ندیم کنسٹرکٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ڈیلرز

ریلوے روڈ (رحمت بازار) ربوہ فون ۴۳۱/۵۲۱

اطلاع عام

ہمارے کرم فرماؤں اور سرپرستوں کو خوشی ہوگی کہ ہم نے ان کی بہتر خدمت کیلئے ٹیلیفون لگوالیا ہے۔ ہمارا نمبر ۴۱۲ ہے

والسلام

شیخ راحیل احمد مینجنگ پارٹنر

اقبال ٹریڈرز (رجسٹرڈ) احمدیہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

ڈیلرز:۔ سکوفین

ڈسٹری بیوٹرز:۔ خیبر لیمپس۔ نیشنل مصالحہ جات پرائما فوڈ

ھول سیلر:۔ الیکٹریکل گڈز

Digitized by Khilafat Library Rabwah